عبدالصمد صارم الازہری

امام ابنِ حزم اور مزامیر

یہ مضمون امام ابن حزم کی شہرۂ آفاق کتاب محلّٰی کے ایک حصہ کا ترجمہ ہے اور اس میں مزامیر کے متعلق امام موصوف کے خیالات واضح کیے گئے ہیں۔ ابن حزم نے حرمتِ مزامیر کی روایات پر کڑی تنقید کی ہے۔ اور صاف صاف لکھا ہے کہ حرمتِ غنا و مزامیر کے بارے میں ایک روایت بھی درست نہیں ہے۔ چونکہ بعض روایات میں غنا کے ساتھ نرد و شطرنج وغیرہ کا بھی ذکر آیا ہے اس لیے انھوں نے اس پر بھی ضمنی بحث کی ہے۔

امام ابن حزم اندلسی المتوفی ۴۵۶ھ اپنی کتاب "المحلّٰی" کتاب البیوع میں لکھتے ہیں:

"شطرنج، مزامیر، سارنگی، طنبورہ اور باجوں کا بیچنا حلال ہے۔ اگر کسی شخص نے انھیں توڑ دیا تو وہ ضامن ہوگا الا یہ کہ اس پر کوئی تصویر بنی ہو تو ایسی صورت میں توڑنے والے پر تاوان نہیں جیسا کہ ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

خلق لکم ما فی الارض جمیعا — تمھارے لیے زمین کی تمام چیزیں پیدا کیں

نیز فرمایا

واحل اللہ البیع — اللہ نے بیع کو حلال قرار دیا ہے۔

نیز فرمایا

وقد فصل لکم ما حرم علیکم — تفصیل سے بیان کر دیا ہے جو تم پر حرام ہے

ا۔ جلد نہم ص ۵۵ مسئلہ ۱۵۶۵ ادارۃ الطباعۃ المنیریہ ۱۳۵۱ھ پہلا ایڈیشن قاہرہ مصر

ان چیزوں کی بیع کی حرمت کے بارے میں کوئی نص نہیں۔ امام ابوحنیفہ کے نزدیک بھی ان چیزوں کے توڑنے والے پر تاوان دینا واجب ہے۔ جو لوگ ان چیزوں کی بیع کو حرام کہتے ہیں انھوں نے جن احادیث سے استدلال کیا ہے وہ صحیح نہیں ہیں یا بعض صحیح ہیں تو ان سے ان کے خیال کی تائید نہیں ہوتی مثلاً ان میں سے ایک حدیث ابوداؤد والطیالسی کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہر وہ چیز جس سے کوئی کھیلتا ہے باطل ہے البتہ تیراندازی، شہسواری یا اپنی عورت کے ساتھ ہنسی مذاق کرنا یہ جائز ہیں کیونکہ یہ حق ہیں۔

اس روایت میں عبداللہ بن زید بن الازرق مجہول راوی ہے۔

رہی ابن ابی شیبہ کی روایت کہ رسول اللہ نے فرمایا مومن کے کھیل تین ہیں۔ پھر وہی مذکورۂ بالا الفاظ ہیں۔ اس روایت میں خالد بن زید مجہول ہے۔

احمد بن شعیب نے جو حدیث بیان کی ہے کہ جابر بن عبداللہ اور جابر بن عمید انصاری تیراندازی کر رہے تھے تو ایک نے دوسرے سے کہا کیا آپ نے رسول اللہ کو یہ کہتے نہیں سنا ؟ "ہر وہ چیز جو ذکر الٰہی سے نہیں ہے کھیل ہے البتہ چار چیزیں مستثنیٰ ہیں۔ شوہر کا بیوی کے ساتھ ہنسی مذاق کرنا، شہسواری، تیراندازی اور تیراکی۔"

اس حدیث میں بُری طرح تدلیس کی گئی ہے کیونکہ جس زہری کا اس میں نام آتا ہے وہ ابن شہاب زہری نہیں ہے بلکہ کوئی اور زہری ہے جو غیر معروف شخص ہے جس کا نام عبدالرحیم ہے۔ احمد بن شعیب ہی کی ایک دوسری روایت میں ہمیں اس کا نام عبدالرحیم الزہری ملتا ہے۔

لہٰذا یہ حدیث بھی قابلِ اعتبار نہیں۔

احمد بن شعیب نے اس حدیث کو ایک اور طریق پر بھی روایت کیا ہے۔ اس روایت کے بھی یہی الفاظ ہیں مگر اس روایت میں یہ بھی ہے کہ جو چیز ذکرِ الٰہی سے خالی ہو وہ لغو اور سہو ہے۔ اس روایت میں عبدالوہاب بن بخت ہے جس کی عدالت کے متعلق ہم کچھ نہیں جانتے پھر یہ کہ اس حدیث میں لغو اور سہو کا لفظ ہے اور ان دونوں الفاظ سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

عباسؓ[1] بن محمد الدوری نے جو روایت بیان کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے گانے والیاں حرام کی ہیں۔ ان کی خرید و فروخت، ان کی قیمت، ان کی تعلیم اور ان کا گانا سننا حرام قرار دیا ہے۔ اس روایت میں لیث ہے جو کہ ضعیف ہے۔ اور سعید بن رزین مجہول ہے جو اپنے بھائی سے روایت تو کرتا ہے مگر اس کا نام نہیں بتاتا تو جو شخص خود مجہول ہو اس کا مجہول بھائی بھی کیونکر مجہول نہ ہوگا۔

احمدؒ[2] بن عمر کی جو روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا جب میری امت پندرہ باتیں کرنے لگے گی تو اس پر بلائیں نازل ہوں گی۔ ان میں گانے والیوں اور مزامیر کا بھی ذکر ہے اور فرمایا ہے کہ جب وہ ان چیزوں سے شغف رکھنے لگیں تو انھیں ایک سرخ ہوا اور مسخ و خسف سے ڈرنا چاہیے۔

اس حدیث میں لاحق بن حسین، ضرار بن علی اور الحمص مجہول ہیں اور فرج بن فضالہ حمصی متروک الحدیث ہے۔ یحییٰ اور عبدالرحمٰن نے اسے متروک قرار دیا ہے۔

قاسم بن اصبغ کی جو روایت ہے کہ امیر معاویہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ نے نو چیزوں سے روکا ہے میں بھی تمھیں ان نو چیزوں سے روکتا ہوں اور ان نو چیزوں میں گانے اور ماتم کا بھی ذکر ہے۔

اس روایت میں محمد بن مہاجر ضعیف ہے اور کیسان مجہول ہے۔

۱۔ العباس بن محمد الدوری عن محمد ابن کثیر العبدی نا جعفر بن سلیمان الضبعی عن سعید بن ابی رزین عن اخیہ عن لیث ابن ابی سلیم عن عبدالرحمٰن بن سابط عن عائشہ۔ ۲۔ احمد بن عمر بن انس نا ابو احمد سہل بن محمد بن احمد بن سہل المروزی نا لاحق بن الحسین المقدسی قدم مرو نا ابو المرجی ضرار بن علی بن عمیر القاضی الجیلانی نا احمد بن سعید بن عبداللہ بن کثیر الحمصی نا فرج بن فضالہ عن یحییٰ بن سعید بن عبداللہ بن کثیر الحمصی نا فرج بن فضالہ عن یحییٰ بن سعید عن محمد بن علی بن الحنفیہ عن ابیہ۔

ابوداؤد کی جو روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ گانا دل میں نفاق کو اُگاتا ہے اس روایت میں عن شیخ (ایک بوڑھے سے) کا لفظ بڑا ہی عجیب ہے۔

محمد بن احمد کی جو روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا میرے امتی شراب پیئیں گے مگر اس کا نام بدل دیں گے۔ اور وہ گانے اور باجے سنیں گے۔ اللہ انھیں زمین میں دھنسا دیگا۔

اس روایت میں معاویہ بن صالح ضعیف ہے۔ نہ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ان پر عذاب کا نزول گانے اور باجے کی وجہ سے ہوگا بلکہ دراصل شراب کا نام بدل کر اسے حلال جاننے پر ہوگا۔ مذہبی امور کی بنیاد ظن و تخمین پر نہیں ہوتی۔

احمد بن اسماعیل کی جو حدیث ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص گانے والی کے پاس بیٹھا اور اس کا گانا سنا تو قیامت کے دن اس کے کانوں میں اللہ تعالیٰ پگھلا ہوا سیسہ ڈالیں گے۔

یہ حدیث موضوع اور بے اصل ہے نہ اسے انس نے روایت کیا نہ ابن منکدر نے، نہ مالک نے، نہ ابن مبارک نے۔ پھر یہ کہ ابن مبارک سے لے کر ابن شعبان تک جتنے راوی ہیں سب مجہول ہیں۔ مالکیوں میں ابن شعبان اسی قسم کا آدمی ہے جس طرح عبدالباقی بن قانع احناف میں ہے کہ ان دونوں کی روایتوں میں صاف دھوکا، خالص جھوٹ، واضح جعل اور بڑی غیر ذمہ داری ہوتی ہے۔ یا تو ان کی کتابیں گڑبڑ ہوگئی ہیں یا وہ غیر معتبر و کذاب لوگوں سے روایت کرتے ہیں۔ ہم اللہ سے عافیت، صدق اور صواب کی درخواست کرتے ہیں۔

ابن شعبان کی جو روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا جس کے پاس گانے والی ہو اور وہ مرجائے تو اس کے جنازے کی نماز نہ پڑھو۔

اس روایت میں ہاشم اور عمر مجہول ہیں، اور مکحول کی حضرت عائشہؓ سے ملاقات ثابت نہیں ہوتی۔

ایک اور روایت جس کی کوئی سند نہیں مگر لوگ ذکر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے دو آوازیں ملعون قرار دی ہیں۔ ایک رونے والی کی آواز اور دوسری گانے والی کی۔

یہ روایت بھی لغو اور بے کار ہے۔

سعید بن منصور[1] کی جو حدیث ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا گانے والیوں کی خرید و فروخت حرام ہے اور ان کی قیمت بھی حرام ہے اور اس کی تصدیق کتاب اللہ میں ہے۔

ومن الناس من یشتری لہو الحدیث — بعض لوگ لہو و لعب کی چیزیں خرید تے ہیں تاکہ

لیضل عن سبیل اللہ بغیر علم — بے جانے بوجھے اللہ کی راہ سے گمراہ کر دیں۔

قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھوں میں میری جان ہے کہ جو شخص بھی کسی گانے کے ساتھ آواز بلند کرتا ہے تو اس کے پیچھے دو شیطان لگ جاتے ہیں۔ ایک اس کے سینے کو پیٹتا ہے اور ایک اس کی پیٹھ کو ٹھیکتا ہے حتیٰ کہ وہ خاموش ہو جاتا ہے۔

اس روایت میں اسماعیل ضعیف ہے، مطرح مجہول ہے، عبید اللہ بن زحر ضعیف ہے، قاسم بھی ضعیف ہے اور علی بن یزید دمشقی متروک الحدیث ہے۔

عبد الملک بن حبیب اندلسی نے جو حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا "گانے والیوں کو تعلیم دینا، ان کی خرید و فروخت کرنا، ان کو لینا اور ان کی قیمت حرام ہے اللہ اپنی کتاب میں فرماتا ہے بعض لوگ لہو و لعب کی چیزیں خرید تے ہیں تاکہ لوگوں کو بے جانے بوجھے گمراہ کریں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جب کبھی کوئی گانے والا آواز بلند کرتا ہے تو اس پر دو شیطان سوار ہو جاتے ہیں جو اپنے پیروں سے اس کے سینے اور پشت کو مارتے رہتے ہیں حتیٰ کہ وہ خاموش ہو جاتا ہے۔

ابن حبیب نے ایک دوسرے طریق سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ نے گانے والیوں کو تعلیم دینا، ان کی خرید و فروخت اور ان کی قیمت کو حرام قرار دیا ہے۔

۱۔ سعید بن منصور نا اسماعیل بن عیاش عن مطروح بن یزید نا عبید اللہ بن زحر عن علی بن یزید عن القاسم عن ابی امامۃ۔

پہلی حدیث کے بارے میں یہ عرض ہے کہ عبدالملک غیر معتبر ہے اور اسماعیل بن عیاش ضعیف ہے اور علی بن یزید ضعیف اور متروک الحدیث ہے اور قاسم بن عبدالرحمان بھی ضعیف ہے۔ دوسری حدیث بھی عبدالملک اور قاسم سے مروی ہے اس میں موسیٰ بن اعین ہے جو ضعیف ہے۔ عبدالملک نے ایک اور طریق سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ سے دریافت کیا کیا میں اونٹوں کے لیے حدی پڑھ سکتا ہوں؟ فرمایا ہاں، اس نے کہا کیا ان کے لیے گا نا گا سکتا ہوں فرمایا گا نے والے کے کان شیطان کے ہاتھ میں ہوتے ہیں وہ انھیں مروڑتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ خاموش ہو جاتا ہے۔ عبدالملک اور عمری دونوں کمزور ہیں۔

سعید بن منصور کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا آخری زمانے میں میری امت کے کچھ لوگ بندر اور خنزیر بن جائیں گے۔ صحابہ نے دریافت کیا یا رسول اللہ کیا وہ اللہ کے ایک ہونے اور آپ کے رسول ہونے کی گواہی دیں گے؟ فرمایا ہاں، نماز بھی پڑھیں گے، روزے بھی رکھیں گے اور حج بھی کریں گے۔ صحابہ نے دریافت کیا پھر ایسا کیوں ہوگا؟ فرمایا وہ مزامیر، گانے والیوں، دف اور شراب سے شغل کریں گے۔ رات لہو و لعب اور شراب میں گزاریں گے اور صبح ہوتے بندر اور خنزیر بن جائیں گے۔"

یہ روایت ایک ایسے شخص سے مروی ہے جس کا نام ہی نہیں بتایا گیا۔ سعید بن منصور نے ایک دوسرے طریق سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا میری امت میں سے ایک گروہ لہو و لعب میں رات گزارے گا وہ کھاتے پیتے رہیں گے اور صبح ہوتے بندر اور خنزیر بن جائیں گے، ان میں خسف و قذف ہوگا۔ ان میں سے ایک گروہ پر ہوا بھی جائے گی وہ انھیں برباد کر دے گی جس طرح پچھلے لوگوں کو حرام چیزوں کے حلال جاننے، حریر پہننے، دف بجانے اور گانے والیوں کے لینے کی وجہ سے برباد کیا تھا۔

حارث بن نبہان کی حدیث مقبول نہیں، فرقد سبخی ضعیف ہے، سلیم بن سالم، حسان بن ابی سنان اور عاصم بن عمرو کو میں نہیں جانتا لہذا یہ دونوں حدیثیں بھی یقینی طور پر ساقط ہو گئیں

سعید بن منصور ایک دوسرے طریق پر روایت کرتا ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ نے مجھے رحمتِ عالم بناکر بھیجا ہے ، مجھے مزامیر ، بتوں اور صلیبوں کے مٹانے کا حکم دیا ہے۔ ان چیزوں کی خرید و فروخت جائز نہیں ، نہ ان کی تعلیم و تجارت جائز ہے ، ان کی قیمت حرام ہے ۔ اس روایت میں قاسم ضعیف ہے۔

بخاری نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا میری امت میں سے کچھ لوگ ریشم ، حریر ، شراب اور مزامیر کو حلال کریں گے ۔ یہ حدیث منقطع ، بخاری تک مسلسل نہیں پہنچی کیونکہ صدقہ بن خالد اور بخاری کے درمیان سند منقطع ہے ۔

الغرض اس سلسلہ میں ایک بھی حدیث درست نہیں ، قسم بخدا اگر ان تمام حدیثوں یا دو چار یا ایک کی سند بھی رسول اللہ تک ثقہ راویوں کے ذریعہ پہنچ جاتی تو ہم اس کے قبول کرنے میں ذرا سا بھی تردد نہ کرتے اور اگر یہ احادیث صحیح ہیں کہ گانے والیوں کی خرید و فروخت درست نہیں تو اُن سے جماع کرنے والوں کو حدِ زنا لگنی چاہیے تھی اور اولاد آقا کی نہونی چاہیے تھی ۔ علاوہ بریں یہ بات ہے کہ ان احادیث میں گانے والیوں کی ملکیت کو حرام نہیں قرار دیا گیا ۔ بہت سی چیزیں ایسی ہیں کہ ان کا بیچنا حرام ہے مگر ملکیت حرام نہیں جیسے پانی ، بلی اور کتا ۔

یہ ہیں وہ حدیثیں جو ہم تک اس بارے میں پہنچی ہیں ۔ رہے ان لوگوں کے آثار جو رسول اللہ سے نیچے ہیں وہ یہ ہیں :

ابن ابی شیبہ[۱] نے ابن مسعود کے بارے میں روایت کی ہے کہ انھوں نے ومن الناس من یشتری لھو الحدیث لیضل عن سبیل اللہ کے بارے میں فرمایا قسم بخدا اس سے مراد گانا ہے ۔ وکیع نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ اس سے گانا اور گانے والی کی خریداری مراد ہے ۔ ابن ابی ضیبہ نے ابن عباس سے اس آیت کے بارے میں روایت کی ہے کہ انھوں نے فرمایا مراد

۱۔ ابن ابی شیبہ نا حاتم بن اسماعیل عن حمید بن صخر عن عمار الدہنی عن سعید بن جبیر عن ابی الصہباء عن ابن مسعود ۔

گانا اور اس جیسی چیزیں ہیں۔ سعید بن منصور نے ابن عباس کے بارے میں روایت کیا ہے کہ دف نرد، اور مزامیر حرام ہیں۔ سعید بن منصور نے ابراہیم کے بارے میں بیان کیا ہے کہ انھوں نے کہا گانا دل میں نفاق کو اُگاتا ہے۔ سعید بن منصور نے ابراہیم کے بارے میں روایت کی ہے کہ ہمارے دوست راستے روک کر ڈھولوں کو پھاڑ دیتے تھے۔ ابن ابی شیبہ نے مجاہد کے بارے میں روایت کی ہے کہ انھوں نے فرمایا کہ آیت مذکورہ سے مراد گانا ہے یہی قول حبیب بن ثابت کا ہے۔ ابن ابی شیبہ نے عکرمہ سے بھی اس آیت کے بارے میں یہی روایت کی ہے کہ مراد گانا ہے۔

ابو محمد (ابن حزم) کہتا ہے یہ تمام اقوال ہمارے لیے حجت نہیں بن سکتے۔ اول تو یہ بات ہے کہ رسول اللہ کا فرمان ہی حجت ہے۔ دوسرے یہ کہ بہت سے صحابہ اور تابعین نے ان اقوال کی مخالفت کی ہے تیسرے یہ کہ خود نص قرآنی ان کے احتجاج کو باطل کرتی ہے کیونکہ پوری آیت یہ ہے

ومن الناس من یشتری لھو الحدیث لیضل عن سبیل اللہ بغیر علم ویتخذھا ھزوا اولٰئک لھم عذاب مھین	بعض لوگ کھیل کود کی چیزیں خریدتے ہیں تاکہ اللہ کی راہ سے گم راہ کر دیں بے جانے بوجھے اور اس کو مذاق بنائیں، ایسے لوگوں کے لیے ذلت والا عذاب ہے۔

جو شخص ایسا کرتا ہے وہ یقیناً بالاتفاق کافر ہے کہ اللہ کی راہ کو مذاق بنائے۔ اگر کوئی شخص قرآن شریف خریدے تاکہ لوگوں کو گم راہ کرے اور مذاق بنائے تو وہ کافر ہے۔ یہی وہ چیز ہے جس کی اللہ نے مذمت کی ہے اللہ تعالیٰ نے ہرگز ایسی چیزوں کی مذمت نہیں کی جو صرف کھیلنے کے لیے خریدی جاتی ہیں، گم راہ کرنے کے لیے نہیں لہذا سب اقوال باطل ٹھہرے۔ اس طرح اگر کوئی جان بوجھ کر فرض نماز چھوڑ کر قرآن خوانی میں لگ جائے یا سُنتیں پڑھنے لگے یا کوئی بات کرنے لگے یا اپنے مال کی دیکھ بھال کرنے لگے یا گانے لگے یا کچھ اور کرنے لگے تو وہ فاسق ہے۔ خدا کا نافرمان ہے۔ اور اگر کوئی شخص ان چیزوں میں مشغول رہ کر فرائض کو ضائع نہ کرے تو وہ محسن ہے۔

یہ لوگ یہ دلیل لاتے ہیں کہ آپ یہ بتائیں کہ گانا حق ہے یا باطل؟ دو ہی صورتیں ہیں تیسری

ممکن نہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

فماذا بعد الحق الا الضلال — حق کے سوا جو کچھ ہے گم راہی ہے۔

لہذا گانا سراسر باطل اور گم راہی ہے۔

توفیقِ الٰہی سے اس کا جواب ہم یہ دیتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے:

انما الاعمال بالنیات ولکل امرئٍ مانوی — اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کو اس کی نیت کے مطابق اجر ملے گا۔

توجو شخص معصیت الٰہی کے ارادے سے گانا سنے گا وہ فاسق ہے یہی حال گانے کے علاوہ اور چیزوں کا بھی ہے۔ اور جو شخص راحتِ قلبی کے لیے سنے گا کہ طاعتِ الٰہی پر طبیعت آمادہ رہے اور نفس میں نیکی کا میلان ہو وہ مطیع و محسن ہے اس کا یہ کام حق ہے اور جو شخص نہ طاعت کا ارادہ کرے نہ معصیت کا اس کا فعل لغو ہے مگر معاف ہے جیسے کوئی آدمی سیر کے لیے باغ جائے یا سیر کے لیے اپنے دروازے میں بیٹھا رہے یا جیسے کوئی نیلے، سبز یا کسی اور قسم کے کپڑے رنگ لے یا اپنے پاؤں کو دراز کرے اور سکیڑ لے یا اور اسی قسم کے اور کام کرے۔ لہذا جو کچھ یہ لوگ اعتراض کرتے ہیں سب باطل ہو گئے والحمد للہ۔ ہمیں اس کے علاوہ اور کسی شبہ کا علم نہیں۔

رہی شطرنج سو اس کے متعلق عبدالملک[1] بن حبیب کی روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا "جو شخص جوا کھیلے یعنی نرد و شطرنج کھیلے پھر نماز کے لیے کھڑا ہو جائے تو وہ اس شخص کی مانند ہے جو پیپ اور خنزیر کے خون سے وضو کر کے نماز پڑھ لے کیا اللہ اس کی نماز قبول کر لے گا ؟"

یہ حدیث مرسل ہے۔ عبدالملک ساقط الاعتبار ہے اور عبدالملک بن ماجشون ضعیف ہے۔ یہ حدیث مالکیوں اور حنفیوں کے لیے حجت ہے کیونکہ وہ مرسل احادیث کو مانتے ہیں۔ لہذا ان کے نزدیک نرد اور شطرنج کھیلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

۱۔ عبدالملک بن حبیب حدثنی عبدالملک بن الماجشون عن المغیرۃ عن محمد بن کعب القرظی

ایک اور طریق پر عبد الملک[۱] روایت کرتا ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا شطرنج ملعون ہے، اس کا کھیلنے والا بھی ملعون ہے اور اس کی طرف دیکھنے والا خنزیر کھانے والے کی مانند ہے۔

اس روایت میں ابن حبیب ہے جو کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ اسد ضعیف ہے اور حبہ بن سلم مجہول ہے اور منقطع ہے۔

ابن حبیب[۲] نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب شاہ والے پر پڑے گا کہ وہ کہتا ہے میں نے اسے مار ڈالا۔ قسم بخدا میں نے اسے ہلاک کر ڈالا۔ بخدا میں نے اسے بالکل تہس نہس کر دیا۔ واللہ جھوٹ، بہتان اور بے اصل بات ہے۔"

عبد الملک بے اصل ہے اور منقطع بھی ہے۔

رسول اللہ سے علاوہ دوسرے بزرگوں سے مروی ہے کہ ابن حبیب نے حضرت عقبہ بن عامر جہنی کے بارے میں ذکر کیا ہے کہ انھوں نے فرمایا "قسم بخدا بتوں کی عبادت گوارا ہے مگر مجھے شطرنج کھیلنا گوارا نہیں۔"

یہ اثر کذب محض ہے۔ پناہ بخدا جو کوئی صحابی یہ بات کہے کہ بت پرستی کے برابر کوئی اور گناہ ہو سکتا ہے چہ جائیکہ کفر کو اس سے خفیف ٹھیرائے۔

اس روایت میں یحییٰ بن ایوب بے حقیقت انسان ہے اور ابو قبیل کی عدالت مستور ہے۔

ابن حبیب[۳] نے روایت کی ہے کہ علی بن ابی طالب شطرنج کھیلنے والوں کے پاس سے گزرے تو فرمایا تم کیا ان مورتیوں پر اوندھے پڑے ہو؟ اگر تمھارے جلتی چنگاری لگے تو وہ اس

۱۔ عبد الملک بن حبیب نا اسد بن موسیٰ و علی بن معبد عن ابن جریج عن حبۃ بن سلم

۲۔ حدثنا الحذامی عن ابی رواد عن ابیہ

۳۔ ابن حبیب عن علی ابن معبد عن واسد بن موسیٰ عن رجالہما

سے بہتر ہے کہ تم ان مزدوں کو ہاتھ لگاؤ۔ میں انھیں تمھارے منہ پر مار دیتا۔ پھر آپ نے انھیں قید کرنے کا حکم دیا۔

یہ اثر منقطع ہے، اور اس روایت میں ابن حبیب بھی ہے۔ ان آثار کے علاوہ ہمیں اور کوئی حدیث یا اثر معلوم نہیں جنھیں وہ پیش کرتے ہیں۔

رہا ان کے اس قول کا جواب کہ شطرنج یا حق ہوگی یا باطل؟ اس کا جواب مزامیر کے بیان میں گزر چکا ہے کیونکہ ان دونوں میں کوئی فرق نہیں۔ اللہ ہی توفیق دینے والا ہے۔

ابو محمد (ابن حزم) کہتا ہے جب اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف سے ان چیزوں کی حرمت کی کوئی تفصیل نہیں آئی تو ثابت ہو گیا کہ یہ تمام چیزیں حلال مطلق ہیں۔ حلال کیوں نہ ہوں گی مسلم روایت کرتا ہے کہ ابو بکرؓ حضرت عائشہؓ کے پاس آئے۔ ان کے پاس دو لڑکیاں گا بجا رہی تھیں رسول اللہ کپڑا لپیٹے لیٹے تھے۔ ابوبکرؓ نے ان دونوں کو جھڑکا تو رسول اللہ نے چہرہ کھولا اور فرمایا ابو بکر انھیں کچھ نہ کہو آج کل عید کا زمانہ ہے۔

مسلم روایت کرتا ہے کہ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ تشریف لائے۔ میرے پاس دو لڑکیاں گا رہی تھیں۔ آپؐ بستر پر لیٹ گئے اور روئے مبارک پھیر لیا۔ ابوبکرؓ آئے اور مجھے جھڑکنے لگے اور کہنے لگے رسول اللہ کے پاس اور مزمار شیطان؟ رسول اللہ نے فرمایا ان دونوں کو کچھ نہ کہو۔

اگر یہ کہا جائے کہ تم نے یہ روایت ابو اسامہ[1] کے طریق سے بھی روایت کی ہے اور اس میں یہ ہے کہ یہ لڑکیاں گانے والی نہ تھیں تو ہم کہیں گے بیشک ایسا ہی ہے۔ لیکن حضرت عائشہؓ نے یہ تو فرمایا ہے کہ وہ گا رہی تھیں تو گانے کا ثبوت تو بہر حال ہے۔ رہا ان کا یہ قول کہ وہ گانے والیاں نہ تھیں اس کا یہ مطلب ہے کہ گانا اچھی طرح نہ جانتی تھیں۔ اول تو یہ بات محل

۱۔ عن ہشام بن عروہ عن ابیہ عن عائشہ

دلیل نہیں ہے۔ محل دلیل تو آپؐ کا یہ فرمان ہے کہ آپؐ نے ابوبکرؓ کے اس قول کی تردید کردی کہ امزمار الشیطان عند رسول اللہ (رسول اللہ کے پاس اور مزمار شیطان ؟)

لہذا ثابت ہوگیا کہ یہ مباح مطلق ہے اس میں کوئی کراہیت نہیں۔ جس کسی نے اس کا انکار کیا بلاشبہ غلطی کی۔

حضرت ابوداؤد[۱] سے مروی ہے کہ نافع غلام ابن عمر نے بیان کیا کہ ابن عمر نے مزمار کی آواز سنی تو اپنی دونوں انگلیاں کانوں میں دے لیں اور راہ سے ہٹ گئے اور مجھ سے کہا اے نافع! کیا اب بھی آواز آرہی ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ تو آپ نے انگلیاں کانوں سے ہٹالیں اور فرمایا میں رسول اللہ کے ساتھ تھا آپؐ نے اس قسم کی آواز سنی تو ایسا ہی کیا تھا۔

ابومحمد (ابن حزم) کہتا ہے یہ صحیح احادیث نہیں اگر مزمار حرام ہوتا تو رسول اللہ ابن عمر کے لیے اُسے مباح قرار نہ دیتے اور اگر ابن عمر کے نزدیک حرام ہوتا تو آپ نافع کے لیے اس کا سننا جائز قرار نہ دیتے اور رسول اللہ تو اس کے توڑ دینے اور خاموش کردینے کا حکم فرماتے مگر آپ نے ان دونوں باتوں میں سے کچھ بھی نہیں کیا۔

رہی یہ بات کہ آپ نے اس کے سننے سے پرہیز فرمایا سو وہ اسی طرح ہے جس طرح آپ نے بہت سے مباح امورِ دنیوی سے پرہیز فرمایا ہے جیسے تکیہ لگا کر کھانے سے پرہیز فرماتے تھے۔ یا آپ کسی رات بھی درہم یا دینار اپنے پاس نہ رکھتے تھے یا جس طرح آپ گھر کے طاق یا کارنس پر پردہ لٹکا ناپسند نہ کرتے تھے یا جس طرح آپ نے حضرت فاطمہؓ کے گھر میں نقشین پردہ لٹکانے کو پسند نہ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ہی توفیق دینے والا ہے۔

مسلم[۲] نے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا عید کے دن مسجد میں کچھ حبشی ناچنے

۱۔ ابی داؤد نا احمد بن عبید الغدانی نا الولید بن مسلم نا سعید بن عبد العزیز عن سلیمان بن موسیٰ عن نافع مولیٰ ابن عمر

۲۔ مسلم بن الحجاج نا زہیر بن حرب نا جریر عن ہشام بن عروہ عن ابیہ عن عائشہ

لگے، رسول اللہ نے مجھے بلایا میں نے اپنا سر آپ کے مونڈھوں پر رکھ دیا اور میں ان کے کھیل کود دیکھنے لگی حتیٰ کہ میں خود ہی واپس آ گئی۔

سفیان[1] ثوری نے روایت کی ہے کہ عامر بن سعد نے ایک شادی میں ابو مسعود بدری، قرظہ بن کعب اور ثابت بن یزید کو گانے کی محفل میں دیکھا تو میں نے ان سے کہا یہ محفل اور اصحاب محمدؐ؟ انھوں نے کہا رسول اللہ نے ہمیں شادی میں گانا سننے کی اور مردے پر بغیر نوحہ کیے رونے کی اجازت دیدی ہے۔ مگر اس اثر میں شادی کے علاوہ گانا سننے کی ممانعت مذکور نہیں۔

حماد[2] بن زید کے طریق سے کئی احادیث مروی ہیں جو محمد بن سیرین سے منقول ہیں کہ ایک شخص مدینہ میں کئی باندیاں لایا اور عبداللہ بن جعفر کے ہاں پہنچا اور آپ کے سامنے وہ باندیاں پیش کیں۔ آپ نے ایک باندی سے گانے کی فرمائش کی۔ ایوب سختیانی کہتے ہیں کہ دف کے ساتھ گانے کی فرمائش کی اور ہشام نے بیان کیا ہے کہ سارنگی کے ساتھ گانے کی فرمائش کی۔ ابن عمر جب یہ سمجھے کہ آپ اچھی طرح دیکھ چکے ہیں تو کہا کیا سارے دن مزامیر شیطانی میں لگے رہو گے اب مول بھاؤ کر لو۔ پھر وہ شخص حضرت ابن عمر کے پاس آیا اور کہا مجھے سات سو درہم کا نقصان ہوا۔ تو ابن عمر عبداللہ بن جعفر کے پاس آئے اور کہا اسے سات سو درہم کا نقصان ہوا ہے یا آپ دام دیجیے یا بیع فسخ کیجیے۔ آپ نے فرمایا ہم دام دیدیں گے۔

دیکھیے ابن عمر نے گانا سنا اور گانے والی کی خرید و فروخت میں مدد دی۔ یہ صحیح روایات ہیں ویسی جھوٹی موضوع احادیث نہیں ہیں جیسی پہلے گزریں۔

۱۔ سفیان الثوری عن ابی اسحاق السبیعی عن عامر بن سعد

۲۔ حماد بن زید عن ابی ایوب السختیانی و ہشام بن سلمہ ہو ابن کمیل دخل حدیث بعضھم فی بعض کلھم عن محمد بن سیرین